سلسلہ خطبات نمبر 54

بیان جمعۃ المبارک

عنوان

حضرت عیسیٰؑ اور کرسمس (1)

از قلم: اکرم بشیر مخدوم پوری

بتاریخ

16/دسمبر 2022 بمطابق 21/جمادی الاولی 1444

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

حضرت عیسیٰؑ اور کرسمس (1)

16/دسمبر 2022 بمطابق 21/ جمادی الاولی 1444

تحریر و ترتیب: اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

قرآن مجید میں عیسیٰؑ کا تفصیلی تذکرہ | آلِ عمران اور اُم مریم کا تذکرہ | عیسیٰؑ کی ولادت | گھوارے میں گفتگو

حضرت عیسیٰؑ کے معجزات | قربِ قیامت آسمان سے نزول

اَلْحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اَمَّا بَعْدُ : فَقَدْ قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ کَلَامِہِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ :

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ ذُرِّیَّۃًۢ بَعۡضُہَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔ (آل عمران: 33-34)

وَقَالَ اللہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ: ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ۔ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۔ وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ (مریم:34-36)

قرآن مجید میں انبیاء کا تذکرہ

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے کئی انبیاء کے حالات و واقعات بیان فرمائے ہیں۔ قرآن مجید میں تقریبا 25 انبیاء علیہم السلام کے نام مذکور ہیں پھر ان میں سے بعض کے قصے اور حالات و واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں اور بعض کے صرف نام آئے ہیں چنانچہ ایک جگہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ، مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْکَ (مؤمن:78)

"ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے ان میں سے بعض وہ ہیں جن کے حالات ہم نے آپ پر بیان کئے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کے حالات ہم نے آپ پر بیان نہیں کئے"۔

قرآن مجید محض کوئی قصے کہانیوں کی کتاب نہیں ہے اس میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں اس سے مقصد عبرت اور سبق حاصل کرنا ہے چنانچہ ایک جگہ اللہ تعالی نے اسی مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُوْلِی الْاَلْبَابِ (یوسف:111)

کہ یہ جو سابقہ انبیاء اوران کی امتوں کے قصے بیان کئے گئے ہیں ان میں عقل والوں کے لئے عبرت اور سبق ہے۔

قرآن مجید میں عیسیٰؑ کا تفصیلی تذکرہ

☆ اُنہی انبیاء میں سے ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا نام قرآن پاک میں 25 مرتبہ آیا ہے۔اوران کے حالات وواقعات باقی کئی انبیاء کی بنسبت قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔اور قرآن مجید میں صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی نہیں بلکہ ان کی والدہ حضرت مریم اور آپ کی نانی حضرت حَنَّہ بنت فاقوذ اور آپ کے نانا حضرت عمران اوران کے خاندان آلِ عمران کا تذکرہ بھی قرآن مجید کی زینت ہے۔قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم کے نام پر پوری ایک سورت ہے اس کے علاوہ ان کی والدہ کے خاندان آلِ عمران کے نام پر بھی ایک مستقل سورت ہے۔اس کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بڑا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عقیدہ

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائی اور یہودی افراط و تفریط کا شکار ہیں عیسائیوں نے ان کے بارے میں اتنا غُلو سے کام لیا کہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیا اور یہود نے ان کی شدید مخالفت کی اوران پر اوران کی پاک دامن ماں حضرت مریم پر گھناؤنے الزامات لگائے۔

جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ بندے اور نبی ہیں اللہ نے ان کو اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا کیا اوران کو بنی اسرائیل کی طرف نبی اور رسول بنا کر بھیجا انہوں نے آخری نبی جناب رسول اللہ ﷺ کی آمد کی پیشین گوئی اور خوشخبری دی تھی۔پھر اللہ نے ان کو اپنی قدرت سے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور قیامت کے قریب وہ ہمارے نبی ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے ایک بار پھر آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے دجال کو قتل کرکے مسلمانوں کو اس کے فتنہ سے نجات دلائیں گے کفر کا خاتمہ اور اسلام کا بول بالا کریں گے۔

☆ حضرت عیسٰی علیہ السلام چونکہ قیامت سے پہلے نبی اکرم ﷺ کے امتی ہونے کی حیثیت سے دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور حضرت مہدی کے ساتھ مل کر کفر کا خاتمہ اور اسلام کا بول بالا کریں گے۔اس اعتبار سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ سے اور آپ کی امت سے بڑا گہرا تعلق ہے۔

حضرت عیسٰیؑ کے تفصیلی تذکرہ کی وجہ

☆ قرآن و حدیث میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں یہود و نصاری میں بہت سے غلط عقائد و نظریات اور غلط فہمیاں پائی جاتی تھیں جن کو دور کرنے کے لئے اور ان کے بارے میں اصل حقیقت کو واضح کرنے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام جن کو اللہ تعالی نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا وہ قیامت سے پہلے زمین پر تشریف لائیں گے اور اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کریں گے دجال کو قتل کریں گے اور آپ نے یہ بھی بتایا کہ میرے بعد کئی جھوٹے دجال اور کذاب آئیں گے اور وہ نبی ہونے کا جھوٹا دعوی کریں گے اور ان میں سے کئی ایسے بھی ہوں گے جو مرزا غلام قادیانی کی طرح یہ دعوی بھی کریں گے کہ میں عیسٰی ہوں مسیح موعود ہوں تو اللہ اور اس کے نبی ﷺ نے اپنی امت کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں تفصیل سے بتادیا تاکہ مسلمان حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اچھی طرح پہچان سکیں اور کسی جھوٹے مکار کے بہکاوے میں نہ آئیں۔

آلِ عمران

☆ قرآن مجید میں حضرت مریم کے والد حضرت عمران اور ان کے خاندان کے نام پر پوری ایک سورت آلِ عمران ہے اس سورت میں اللہ تعالی نے خاندانِ آلِ عمران کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوۡحًا وَّ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۔ ذُرِّيَّةًۢ بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ ؕ

اللہ تعالی نے آدمؑ، نوحؑ، اور ابراہیمؑ کے خاندان اور عمران کے خاندان کو منتخب کیا اور ان کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور یہ سب ایک دوسرے کی اولاد میں سے ہوئے۔(سب انبیاء آدمؑ کی اولاد ہیں نوحؑ کے بعد کے سب انبیاء نوحؑ کی اولاد میں سے ہیں ابراہیمؑ کے بعد کے سب انبیاء ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں آلِ عمران بھی ابراہیمؑ کی اولاد میں سے تھے)

اُمِ مریم کی نذر

☆ حضرت مریم کے والد حضرت عمران بنی اسرائیل کے بڑے عابد و زاہد مشہور تھے اور مسجد اقصی کی امامت بھی آپ کے سپرد تھی۔اور حضرت مریم کی والدہ حنہ بنت فاقوذ بھی بڑی نیک خاتون تھیں ان کے ہاں اولاد نہیں تھی جس کے لئے وہ اللہ تعالی سے دعا کرتے رہتے تھے اللہ نے ان کی دعا قبول کرلی اور جب اِمِ مریم امید سے ہوئیں تو انہوں نے نذر مانی:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿35﴾

حضرت مریم کی والدہ حضرت حنہ بنت فاقوذ نے یہ نذر اور منّت مانی کہ "یااللہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کردوں گی تو میری اس نذر کو قبول فرمالے بیشک آپ ہر ایک کی بات سنتے ہیں اور دلوں کے راز اور نیت سے بھی واقف ہیں"۔ان کا ارادہ یہ تھا کہ اللہ تعالی مجھے بیٹا عطا فرمائیں گے اور میں اس کو اللہ کے گھر کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی حضرت مریم کی والدہ امید سے تھیں کہ اسی دوران حضرت عمران کا بھی انتقال ہو گیا۔

بی بی مریم کی ولادت

☆ پھر حضرت مریم کی ولادت کا تذکرہ کیا ہے فرمایا:

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿36﴾

جب بچے کی ولادت ہوئی تو اللہ نے ان کو بیٹی عطا فرمادی وہ اس پر حیران اور پریشان ہوئیں کہ یااللہ یہ کیا ہوا میں نے تو نذر مانی تھی کہ میرا بیٹا ہو گا اور میں اس کو تیرے گھر کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی جبکہ میری تو بیٹی پیدا ہوئی ہے بیت المقدس کی خدمت تو بیٹا کر سکتا ہے نہ کہ بیٹی۔اور عرض کیا کہ یااللہ میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں ان کو شیطان مردود سے پناہ میں رکھنا۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا

اللہ تعالی نے ان کو یہ خوشخبری دی کہ ہم نے تمہاری بیٹی کو ہی بیت المقدس کی خدمت کے لئے قبول کر لیا ہے۔اور پھر انہوں نے بہت عمدہ طریقے سے ان کی پرورش کی۔

بی بی مریم کی کفالت

وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِیَّا

اب بیٹی کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تو سوال پیدا ہوا کہ اس کی پرورش کون کرے حضرت زکریا علیہ السلام چونکہ حضرت مریم کے خالو تھے اور ان کے گھر میں حضرت مریم کی خالہ تھیں اس لئے وہ یہ چاہتے تھے کہ میں ان کی کفالت اور پرورش کروں لیکن کئی اور لوگ بھی دعویدار تھے بالآخر اس کے لئے قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ حضرت زکریا کے نام ہی نکلا اس لئے حضرت مریم کو ان کی کفالت میں دے دیا گیا۔

جب وہ کچھ بڑی ہو گئیں تو ان کو مسجد کے ساتھ ایک حجرہ دے دیا گیا تھا جس میں وہ عبادت کرتیں اور بیت المقدس کی خدمت بھی کرتیں۔حضرت زکریا علیہ السلام ان کو اسی حجرے میں کھانا وغیرہ بھی پہنچایا کرتے تھے۔

بے موسم پھل

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿37﴾

ایک بار جب حضرت زکریاعلیہ السلام ان کے کمرے میں آئے تو دیکھا کہ ان کے پاس کمرے میں تازہ ایسے پھل رکھے ہوئے ہیں جن کا موسم بھی نہیں ہے اس پر انہوں نے تعجب سے پوچھا يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ مریم! بغیر موسم کے یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ حضرت مریم نے کہا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یہ اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔اللہ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

حضرت زکریاعلیہ السلام کی دعا

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ﴿38﴾

حضرت زکریاعلیہ السلام کی اولاد نہیں تھی ان کی عمر 120 سال ہو گئی تھی اور بیوی بھی بانجھ تھیں لیکن دل میں اب بھی اولاد کی خواہش تھی جب انہوں نے حضرت مریم کی یہ کرامت دیکھی اور ان کے پاس بغیر موسم کے پھل دیکھے تو دل میں دبی ہوئی حسرت اور خواہش نے انگڑائی لی اور اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ جیسے آپ مریم کو بغیر موسم کے پھل عطا فرما سکتے ہیں اسی طرح مجھے بھی بغیر اولاد کی عمر کے اولاد عطا فرما سکتے ہیں۔اس لئے یا اللہ مجھے نیک اولاد عطا فرما دے بیشک آپ دعا سننے والے اور قبول کرنے والے ہیں۔

☆ سورت مریم کے شروع میں ہے کہ حضرت زکریاعلیہ السلام نے چپکے سے دعا کی:

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَاۗىِٕكَ رَبِّ شَقِيًّا (مريم:4)

یا اللہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں بڑھاپے کی وجہ سے میری ہڈیاں بھی کمزور ہو چکیں اور سر میں بھی بڑھاپے کی سفیدی پھیل چکی ہے لیکن میں آپ سے دعا کر کے ناامید نہیں ہوں۔

حضرت یحییٰؑ کی ولادت

فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿39﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿40﴾

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمالیا اور فرشتوں کے ذریعے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش خبری دیتے ہیں کہ تمہارا بیٹا ہوگا جس کا نام اللہ تعالیٰ نے یحییٰ رکھا ہے وہ اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہوگا (اللہ کے کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے اس لئے کہ وہ خلافِ عادت، بغیر باپ کے، اللہ کے کلمہ " کُن " سے پیدا ہوئے اور

حضرت یحییٰ علیہ السلام چونکہ ان سے پہلے پیدا ہوئے تھے اس لئے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی اور لوگوں کو خوشخبری دی کہ عنقریب ایک اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونے والے ہیں۔)اور فرشتوں نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بیٹے یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ تمہارا بیٹا سردار ہوگا اور وہ حَصُور ہوگا یعنی وہ اپنے آپ کو لذات اور خواہشات سے بچا کر رکھنے والا ہوگا اور بہت نیک اللہ کا نبی ہوگا۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے حیران ہو کر پوچھا کہ میرا بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ تو فرشتوں نے کہا تمہارے رب کے حکم سے ایسے ہی ہو جائے گا وہ جیسے چاہتا ہے کرتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالی نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں اولاد عطا فرمائی۔

حضرت مریم کی فضیلت

☆ اللہ تعالی نے حضرت مریم کو اس زمانے کی دنیا بھر کی عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی اور فرشتوں کی زبانی ان کو اس بات کی بشارت بھی دی گئی فرمایا:

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَ طَھَّرَکِ وَ اصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿42﴾ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَ اسْجُدِیْ وَ ارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ﴿43﴾

وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ بیشک اللہ تعالی نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہیں پاکیزگی عطا کی ہے اور دنیا جہان کی عورتوں کے مقابلے میں تمہیں منتخب کر کے فضیلت بخشی ہے۔اور اے مریم! اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

☆ فرشتوں نے حضرت مریم کو عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت بھی دی فرمایا:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ ٭ۖ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿45﴾ وَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَ کَھْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿46﴾

فرشتوں نے حضرت مریم کو بیٹے کی خوشخبری دیتے ہوئے کہا: کہ اے مریم بیشک اللہ تعالی تمہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ تمہارا بیٹا ہوگا جو اللہ کے کلمہ " کُن" سے پیدا ہوگا اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا اور آخرت میں وجاہت (اور مرتبے) والا ہوگا ،اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا اور گہوارے (یعنی ماں کی گود) میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا اور بڑی عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرے گا اور وہ نیک بندوں میں سے ہوگا۔اور فرشتوں نے یہ بھی کہا:

وَ یُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ التَّوْرٰىۃَ وَ الْاِنْجِیْلَ ﴿48﴾ وَ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۬ۙ

کہ اللہ تعالی اس کو کتاب اور حکمت کا اور تورات وانجیل کا علم عطا فرمائیں گے اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر مبعوث فرمائیں گے۔

حضرت عیسیؑ کی ولادت

☆ سورت مریم میں اللہ تعالی نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت اس اعتبار سے عجیب ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی ولادت اس وقت کی جب ان کے ماں باپ بوڑھے ہو چکے تھے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اس سے بھی زیادہ اس اعتبار سے عجیب ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔

☆ یہ اللہ کی قدرت ہے اللہ جیسے چاہے پیدا کر سکتا ہے اسباب کے درجے میں اس نے یہ ترتیب رکھی ہے کہ ماں اور باپ کے ملاپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے لیکن اللہ اسباب کے محتاج نہیں ہیں وہ اسباب کے بغیر بھی سب کچھ کر سکتا ہے چنانچہ اس نے اپنی قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کر دیا اس نے اپنی قدرت سے حضرت حوا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

☆ سورۃ مریم کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت کا واقعہ بیان کیا ہے فرمایا:

وَ اذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ مَرۡیَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَہۡلِہَا مَکَانًا شَرۡقِیًّا ﴿16﴾ فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِہِمۡ حِجَابًا ۟ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَہَا بَشَرًا سَوِیًّا ﴿17﴾ قَالَتۡ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡکَ اِنۡ کُنۡتَ تَقِیًّا ﴿18﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ ٭ۖ لِاَہَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ﴿19﴾ قَالَتۡ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَکُ بَغِیًّا ﴿20﴾ قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجۡعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَۃً مِّنَّا ۚ وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا ﴿21﴾ فَحَمَلَتۡہُ فَانۡتَبَذَتۡ بِہٖ مَکَانًا قَصِیًّا ﴿22﴾

حضرت مریم اپنی قوم سے اور دوسرے لوگوں سے علیحدہ ایک باپردہ جگہ میں تھیں جہاں ان کے علاوہ اور کوئی فرد نہیں تھا اچانک ایک فرشتہ انسانی شکل میں حضرت مریم کے پاس آیا جب حضرت مریم نے دیکھا تو فوراً کہا: "میں تم سے خدائے رحمان کی پناہ چاہتی ہوں اگر تم میں خوفِ خدا ہے (تو مجھ سے دور ہو جاؤ)" فرشتے نے کہا: "میں انسان نہیں فرشتہ ہوں اور اللہ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ تمہیں ایک نیک بیٹا دیا جائے"۔ حضرت مریم نے حیران ہو کر پوچھا: میرا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ نہ تو میں نے نکاح کیا ہے نہ ہی میں کوئی بدکار اور گنہگار ہوں مجھے کسی نے چھوا تک نہیں تو میرا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟ فرشتے نے کہا: ایسے ہی ہو جائے گا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ تمہارے رب نے ایسے ہی فرمایا ہے اور اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ میرے لئے کوئی مشکل نہیں میرے لئے یہ بالکل معمولی اور آسان ہے اور اللہ چاہتے ہیں کہ اس کو اپنی قدرت اور رحمت کی نشانی بنائیں اور یہ تمہارے رب کی طرف سے فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ پھر فرشتے نے اللہ کے حکم سے ان کے گریبان میں پھونک ماری جس

سے ان کو حمل ہو گیا اور اس کے بعد اللہ نے بیٹا بھی عطا فرما دیا۔ جب وضع حمل کا وقت قریب آیا تو وہ سب سے دور الگ ایک جگہ پر چلی گئیں۔

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿26﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـــًٔا فَرِيًّا ﴿27﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿ۖ28﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿29﴾

☆ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہو گئی تو حضرت مریم پریشان ہوئیں کہ جب بچے کو خاندان کے پاس اور دوسرے لوگوں کے پاس لے کر جاؤں گی تو خاندان کے لوگ اور دوسرے لوگ کیا کہیں گے کہ تمہارا نکاح اور شادی تو ابھی ہوئی نہیں تو یہ بچہ کیسے ہو گیا اور وہ تہمت اور الزام لگائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر تمہیں کوئی شخص ملے تو اس سے کوئی بات نہ کرنا بلکہ اسے کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے لئے روزے کی نیت کر رکھی ہے اس لئے میں تم سے کوئی بات نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حضرت مریم حضرت عیسٰی علیہ السلام کو گود میں اٹھا کر اپنی قوم کے پاس آئیں تو وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا قوم کے لوگ کہنے لگے: مریم! یہ تم نے کیا کیا؟ نہ تمہارا نکاح ہوا نہ شادی ہوئی پھر یہ بچہ کیسے ہو گیا؟ بلکہ وہ یہ بھی کہنے لگے کہ: مریم! تمہارا باپ بڑا نیک آدمی تھا تمہاری ماں بھی بڑی نیک خاتون تھیں تمہارا بھائی بھی بہت نیک آدمی تھا پھر تم نے یہ کیا کیا؟ اس پر حضرت مریم نے انہیں کوئی جواب دینے کے بجائے گود میں حضرت عیسٰی کی طرف اشارہ کیا کہ جو بات کرنی ہے اس سے کر لو! وہ کہنے لگے: مریم! ہم اس بچے سے کیسے بات کریں جو بچہ ہے گود میں ہے؟

☆ اب یہاں اللہ کی ایک اور قدرت کا ظہور ہوا کہ اس نے حضرت عیسٰی کو ماں کی گود میں گویائی عطا فرمائی اور انہوں نے ماں کی گود میں ہی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: پہلا جملہ یہ ارشاد فرمایا :

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ "میں اللہ کا بندہ ہوں" یعنی میں اللہ کا بیٹا نہیں بلکہ اس کا بندہ ہوں۔

اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا "اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے" یعنی میں خدا نہیں بلکہ اللہ کا نبی ہوں اور اس کے احکام کا پابند ہوں۔

وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا "اور اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے میں جہاں بھی ہوں اور اس نے مجھے زندگی بھر کے لئے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا ہے"۔

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا "اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور سنگدل نہیں بنایا"۔

انسان کو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف والدہ کا کہا کہ اللہ نے مجھے ماں کا فرمانبردار بنایا ہے اس جملے سے اشارہ کر دیا کہ اللہ نے مجھے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا کیا ہے۔

اور قرآن مجید میں کسی پیغمبر کا نام ان کے والد کی طرف منسوب کر کے نہیں لیا گیا لیکن حضرت عیسیٰؑ نام اکثر ان کی والدہ کی طرف نسبت کر کے عیسیٰؑ ابن مریم کہا گیا ہے اس سے بھی عیسائیوں کی تردید ہوتی ہے کہ اگر ان کا کوئی باپ ہوتا تو عیسیٰؑ کو اس کی طرف منسوب کیا جاتا نہ کہ والدہ کی طرف۔ دوسرا یہ کہ وہ ایک عورت کے بطن سے ہی پیدا ہوئے ہیں اس لئے وہ بھی انسان ہیں اور اللہ کے بندے ہیں اس کے بیٹے نہیں ہیں۔(اور حضرت عیسیٰؑ نے مزید فرمایا:)

وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا "اور مجھ پر سلام ہے اس دن بھی جس دن میں پیدا ہوا اور اس دن بھی جب میں مروں گا اور اس دن بھی جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا"۔

☆ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد اللہ فرماتے ہیں:

ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿34﴾

"یہ ہیں عیسیٰ ابن مریم، ان کے بارے میں حقیقت بات یہی ہے جس کے بارے میں یہود و نصاری جھگڑا اور اختلاف کر رہے ہیں"۔

اس لئے ان کے بارے میں یہود و نصاری کے عقائد و نظریات بالکل غلط ہیں نہ تو یہود کے ان پر اور ان کی والدہ پر لگائے گئے الزامات درست ہیں اور نہ ہی عیسائیوں کا ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنا درست ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس گفتگو سے جبکہ وہ ماں کی گود میں کر رہے تھے اس سے خاندان کے لوگوں کا بھی جواب ہو گیا جس سے ان کے الزامات کا رد ہو گیا اور اپنی ماں حضرت مریم کی پاکیزگی کو بھی واضح کر دیا جس سے یہود کے گھٹیا الزامات کی تردید بھی ہو گئی اور اللہ کی طرف سے ان کو جن عمدہ صفات اور خصائل سے نوازا گیا تھا ان کا بیان بھی ہو گیا۔

اسی ضمن میں عیسائی جو آپ کو نعوذ باللہ خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے ان کی تردید بھی ہو گئی کہ وہ تو اللہ کے بندے اور اس کے نبی تھے اللہ کے بیٹے نہیں تھے۔اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے آگے اس انداز سے بیان فرمایا:

مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ یَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿35﴾ وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿36﴾

یہ بات بالکل اللہ کی شان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ اس سے پاک ہے۔اسے بیٹے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے وہ جس کام کا فیصلہ کرتا ہے اس کو کہتا ہے ہو جا وہ ہو جاتا ہے اسی طرح اس نے حضرت عیسٰی کو بھی اپنے حکم اور قدرت سے پیدا کیا۔اس لئے وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں معبود نہیں معبود صرف ایک ہی ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے بھی اسی بات کی تعلیم دی تھی کہ میرا اور تمہارا رب اور معبود اللہ ہے اسی کی عبادت کرو یہی صراطِ مستقیم ہے۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے معجزات

حضرت عیسٰی علیہ السلام چونکہ اللہ کے نبی تھے اور اولوالعزم انبیاء میں سے ہیں اور بنی اسرائیل اور یہود نے بڑی شدت کے ساتھ ان کی مخالفت اور دشمنی کی اس لئے اللہ تعالی نے آپ کو کئی سارے معجزات سے بھی نوازا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کئی معجزات کا تذکرہ کیا ہے:

(1) بغیر باپ کے پیدا ہونا

آپ کا ایک معجزہ تو یہی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے آپ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔

(2) ماں کی گود میں کلام کرنا

دوسرا معجزہ یہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ماں کی گود میں جبکہ اس عمر میں بچہ بولنے پر قادر نہیں ہوتا فصیح و بلیغ گفتگو فرمائی۔

اس کے علاوہ بھی کئی سارے معجزات ان کو عطا فرمائے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا:

اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کئی معجزات بھی لے کر آیا ہوں۔

(3) مٹی کے پرندے بنا کر زندہ کرنا

ایک معجزہ یہ کہ مٹی سے پرندے کی شکل بناتے پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے جیتا جاگتا زندہ پرندہ بن کر اڑ جاتا فرمایا:

اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَيۡـــَٔةِ الطَّيۡرِ فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ "دیکھو میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے"۔

(4) پیدائشی اندھے کو ٹھیک کر دینا

ایک یہ معجزہ تھا کہ پیدائشی نابینا کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے تو اللہ کے حکم سے اس کی بینائی لوٹ آتی۔ فرمایا:

وَ اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ "میں (اللہ کے حکم سے) پیدائشی اندھے کو تندرست کر دیتا ہوں"

(5) برص والے مریض کو تندرست کرنا

ایک معجزہ یہ تھا کہ برص والے لاعلاج مریض پر ہاتھ پھیرتے تو وہ اللہ کے حکم سے تندرست ہو جاتا فرمایا:

(وَ اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ) وَ الْاَبْرَصَ "میں اللہ کے حکم سے برص والے مریض کو بھی تندرست کر دیتا ہوں"۔

(6) مردوں کو زندہ کر دینا

ایک معجزہ یہ تھا کہ وہ مردوں سے کہتے کہ اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ زندہ ہو کر کھڑے ہو جاتے فرمایا:

وَ اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ "میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں"

(7) خوراک اور ذخیرہ کی خبر دے دینا

ایک معجزہ یہ تھا کہ وہ بغیر دیکھے بتادیتے کہ تم گھر سے کیا کھا کر آئے ہو اور کیا ذخیرہ کر کے آئے ہو۔ فرمایا:

وَ اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِکُمْ "میں تمہیں بتادیتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا گھر میں ذخیرہ کر کے آتے ہو"۔

(8) آسمان سے دستر خوان اترنا

اللہ تعالی نے ایک معجزہ یہ عطا فرمایا کہ آپ کی دعا سے اللہ تعالی نے آسمانوں سے پکے پکائے کھانوں کا دستر خوان اتارا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کے پرزور مطالبے پر اللہ تعالی سے دعا کی اور اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ کی دعا پر بطور معجزہ کے ان کے لئے پکے پکائے کھانوں کا دستر خوان اتارا۔ جس کا تذکرہ اللہ تعالی نے سورۃ المائدہ میں کیا ہے بلکہ مائدہ کا معنی ہی دستر خوان ہے اور اسی مناسبت سے پوری سورت کا نام ہی سورۃ المائدہ ہے۔

اسی دستر خوان کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوْا اَنْ لَّايَخُوْنُوْا وَلَايَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ

(ترمذی:3061)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت کا دستر خوان اتارا گیا اور ساتھ یہ حکم دیا گیا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی خیانت نہ کریں اور نہ کل کے لئے ذخیرہ کر کے رکھیں مگر ان کی قوم نے اس میں خیانت کی اور ذخیرہ کر کے کل کے لئے بچا کر رکھ لیا جس کی وجہ سے ان کے چہرے مسخ کر کے انکو بندر اور خنزیر بنا دیا گیا (ترمذی)

(9) زندہ آسمان پر اٹھائے جانا

نواں معجزہ یہ کہ اللہ تعالی نے ان کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ فرمایا:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

"جب اللہ نے کہا تھا کہ: اے عیسٰی! میں تمہیں صحیح سالم واپس لے لوں گا اور تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے ان (کی ایذا) سے تمہیں پاک کر دوں گا اور جن لوگوں نے تمہاری اتباع کی ہے ان کو قیامت کے دن تک ان لوگوں پر غالب رکھوں گا جنہوں نے تمہارا انکار کیا ہے"۔ (آسان ترجمہ از مفتی تقی عثمانی)

قربِ قیامت آسمان سے نزول

(10) قربِ قیامت آسمان سے نزول

دسواں معجزہ یہ کہ قیامت کے قریب حضرت عیسٰی علیہ السلام دوبارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے۔

جس کی تفصیل بہت سی احادیث مبارکہ میں موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت سے پہلے جب دجال اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ ظاہر ہو چکا ہو گا اور مسلمان پریشان ہوں گے حضرت مہدی دِمَشق کی جامع مسجد میں نماز فجر پڑھانے کی تیاری کر چکے ہوں گے کہ اسی دوران حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہوں گے اور امام مہدی کے پیچھے نماز ادا کریں گے اس کے بعد امام مہدی کی معیت میں دجال کا مقابلہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر رکھی ہو گی کہ جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہیں تک آپ کا سانس پہنچے گا اور جہاں تک آپ کا سانس پہنچے گا کافر اس کی تاب نہ لا سکیں گے اور اس کی تاثیر سے مرتے جائیں گے۔ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پگھلنے لگتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کرتے ہوئے اس کو "بابِ لد" کے مقام پر جا کر قتل کر دیں گے اور مسلمانوں کو دجال کے لشکر پر فتح حاصل ہو گی اور زمین دجال اور اس کے پیروکار یہود و نصاری کے وجود سے پاک ہو جائے گی۔

اس کے بعد وہ عدل و انصاف کا نظام قائم کریں گے دنیا میں امن و امان اور عدل و انصاف کا بول بالا ہو گا۔

خلاصہ

- قرآن مجید میں اللہ تعالی نے جن انبیاء کا تذکرہ فرمایا ہے ان میں سے ایک مبارک تذکرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ہے جن کا تذکرہ کئی انبیاء کی بنسبت زیادہ تفصیل کے ساتھ کیا گیا۔اس کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی آپ کا تذکرہ بڑی تفصیل کے ساتھ کیا گیا۔
- اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہود و نصاری کے غلط عقائد و نظریات کی تردید ہو جائے اور جب آپ قیامت سے پہلے دوبارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے تو مسلمان ان کو اچھی طرح پہچان سکیں۔
- قرآن مجید میں اللہ تعالی نے آپ کی والدہ حضرت مریم،آپ کی نانی حضرت حنہ بنت فاقوذ،آپ کے نانا حضرت عمران کا بھی تذکرہ کیا ہے۔کہ وہ بہت نیک اور پاکباز اور فضیلت و عظمت والے لوگ تھے۔
- اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی نشانی بنایا اور آپ کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔
- آپ کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ اللہ نے آپ کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا اور آپ قیامت سے پہلے دوبارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے اور اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کریں گے۔اور امن وامان اور عدل و انصاف کا نظام قائم کریں گے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دارالعلوم کبیر والہ،خطیب جامع مسجد تقویٰ۔یوبی ایل سوسائٹی۔لاہور
علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔
03076980022